آمدِ رمضان ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ کا کرم بالائے کرم؛ کہ ایک بار پھر جیتے جی ہمیں رمضان المبارک کی برکتیں حاصل کرنے کا موقع عنایت فرمایا، عنقریب رمضان شریف کا مہینہ جلوہ فرما ہونے والا ہے، جس کا مسلمانوں کو سارا سال انتظار رہتا ہے، اس ایک مہینے میں مسلمان اگلے گیارہ ماہ کی زندگی کو شریعت کے راستے پر گزارنے کی تربیت اور اعمالِ صالحہ کی جدّوجہد کرتے ہیں، اس مبارک مہینے کو آخرت کی تیاری میں گزارتے ہیں؛ تاکہ آئندہ زندگی میں بھی رمضان کی برکتوں سے مستفید ہوسکیں، یہ مبارک مہینہ نیکیوں اور بھلائیوں کا مَوسم ہے، اس ماہِ مبارک میں ہم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُوْنَ﴾(۱) "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض ہوئے؛ تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے"۔ ماہِ رمضان نزولِ قرآن کا مہینہ ہے، روزوں کے لیے ماہِ رمضان اس لیے بھی منتخب ہوا کہ اس میں قرآنِ کریم لَوحِ محفوظ سے منتقل ہوکر آسمانِ دنیا پر لایا گیا، جہاں سے رَفتہ رَفتہ تقریبًا ۲۳ سال کی عرصہ میں حضورِ اکرم ﷺ کے قلبِ اَطہر پر اُتارا گیا، قرآنِ مجید انسانوں کو ایک دینِ اسلام پر جمع کرنے، اور کافر ومؤمن، حلال وحرام میں فرق کرنے والی "لاریب" کتاب ہے، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾(۲) "رمضان کے مہینے میں لوگوں کی ہدایت ورَہنمائی کے لیے قرآنِ کریم اُترا، اور فیصلے کی رَوشن باتیں"۔

تو معلوم ہوا کہ جس دن اور وقت کو کسی مبارک واَشرف چیز سے نسبت ہو جائے، وہ وقت اور دن بھی قیامت تک کے لیے برگزیدہ، محترم اور قابلِ قدر واحترام ہو جاتا ہے، اگرچہ اس مخصوص دن اور وقت میں نعمت تو ایک ہی بار حاصل ہو چکی، مگر جب بھی وہ تاریخ ومہینہ آئے، تو اُس نعمت کی یاد منانا، خوشی ومسرّت کا اِظہار کرنا، اس مبارک وقت اور دن میں عبادات وطاعات بجالانا، بہت ہی اَفضل وعمدہ کام ہے، جب جب نزولِ قرآن کے، یا دیگر مبارک وفضیلت والے ایّام آتے رہیں گے، مسلمان روزے رکھ کر، عبادت،

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۸۳.

(۲) پ۲، البقرة: ۱۸۵.

ختمِ قرآن اور ذِکر ونعت کی محافل مُنعقد کرکے، اُن لمحات کی یاد تازہ کرکے، اللہ ورسول کو راضی کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، رَحمتیں وبرکتیں حاصل کرتے رہیں گے۔

حضراتِ گرامی! رمضان المبارک عنقریب ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے، جو ہمارے لیے عظیم الشان قیمتی سرمایہ ہے؛ کہ اس میں اعمالِ صالحہ کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، سَرکَش شیاطین کو جکڑ لیا جاتا ہے، لہذا ہمیں بھی اس ماہِ مبارک میں گناہوں سے سچی توبہ کرکے، کثرت سے نیک اعمال انجام دینے ہیں، تَوبہ واعمالِ صالحہ پر اِستقامت کی دعا کرتے رہنا ہے، اللہ تعالی نے اس مبارک مہینے کو اعمالِ صالحہ، عبادات اور کثیر ثواب کی صورت میں فضائل سے خاص ومنفرد فرمایا، مُحسنِ کائنات ﷺ نے فرمایا: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لله فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ»[1] "تمہارے پاس رَمضان کا مبارک مہینہ آگیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں، اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، اور اس مبارک مہینے میں سَرکَش شیاطین کو قَید کردیا جاتا ہے، اس ماہِ مبارک میں ایک رات اَیسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، توجو اس ماہِ مبارک کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقی محروم ہے"۔

---

(١) "سنن النسائي" كتاب الصيام، ر: ٢١٠٢، الجزء ٤، صـ١٣١، ١٣٢.

رمضان کریم کا پہلا عشرہ یعنی ابتدائی دس ۱۰ دن رَحمتوں کے ہیں، دوسرا عشرہ مغفرت کا، اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے، حضرت سیّدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «وَهُوَ شَهرٌ أوّلُه رَحمةٌ، وَأَوْسَطُه مَغْفِرةٌ، وَآخِرُه عِتقٌ مِّنَ النَّار»[1] "رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رَحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا ہے"۔

ماہِ رمضان کی برکتیں

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین نے ہمیں ماہِ قرآن یعنی رمضان کا مبارک مہینہ عطا فرماکر، ہم پر بے حد وحساب اِنعام واِکرام فرمایا، اس ماہ کی برکتیں حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، اس ماہِ مبارک میں مسلمان زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن، صدقہ وخیرات اور قیام اللیل وتہجد وغیرہ کی برکتیں حاصل کرتے رہتے ہیں، اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کے لیے اپنی رَحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، ربِ کریم نے اس ماہ میں ہماری اِصلاحِ باطن کے اَسباب مہیا فرمائے ہیں، ہمیں اپنی اِطاعت وفرمابرداری کا حکم دیا ہے؛ تاکہ ہم اعمالِ صالحہ کے ذریعے اعلیٰ دَرجات تک ترقّی پاسکیں، روزہ دار کو اللہ تعالیٰ بہترین جزا سے نوازتا ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «يَقُولُ اللهُ تعَالَى: الصَّوْمُ لِيْ، وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي»[2] "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے، اور اِس کا بدلہ بھی میں خود ہی دوں

---

(۱) "شعب الإيمان" باب في الصيام، فضائل شهر رمضان، ر: ۳۶۱۱، ۳/ ۱۳۳۲.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ۷۴۹۲، صـ۱۲۹۱.

گا؛ اس لیے کہ میرا بندہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو صِرف میری خاطر چھوڑتا ہے"، لہٰذا ہمیں رمضان کی برکتوں رَحمتوں سے مستفیض ہونے کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔

رمضان المبارک میں اعمالِ صالحہ کی کوشش

عزیزانِ گرامی! رمضان المبارک، تلاوتِ قرآن، تراویح اور قیام اللیل، یعنی راتوں میں بھی رب تعالی کی بارگاہ میں سَربسجود ہونے کا مہینہ ہے، آقائے کائنات ﷺ نے رمضان المبارک میں تراویح وقیام اللیل کو مغفرت کے حصول، اور کثیر اجر وثواب کا ذریعہ قرار دیا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(۱) "جس نے ماہِ رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمّید سے قیام کیا، اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"، یعنی جو مسلمان روزہ دار، فرائض وواجبات اور نمازِ تراویح، نوافل، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال میں وقت گزارتا ہے، اسے بخش دیا جاتا ہے۔

راتوں کی عبادت مؤمنوں کا شرف، صالحین کا طریقہ اور قُربِ الٰہی کا اہم وبہترین ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونَین ﷺ نے فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ؛ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ»(۲) "رات کی عبادت کو لازم پکڑ لو؛ کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی سنّت اور تمہارے رب کے قُرب کا ذریعہ ہے، برائیوں کا کفّارہ اور

---

(۱) المرجع السابق، کتاب الإیمان، ر: ۳۷، صـ۹.

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الدعوات، ر: ۳۵۴۹، صـ۸۰۹.

گناہوں سے رکاوٹ کا باعث ہے"، خود رحمتِ عالَمیان ﷺ قیام اللیل کو انتہائی پسند فرماتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: «إِنَّ رَسُولَ الله ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ، أَوْ كَسِلَ، صَلَّى قَاعِداً»[1] "رسول اللہ ﷺ رات کی عبادت کبھی ترک نہ فرماتے، یہاں تک کہ اگر بیمار یا تھکے ہوتے، تب بھی رات کا کچھ حصہ بیٹھ کر ضرور نماز پڑھا کرتے تھے"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ہم میں سے ہر ایک کو رمضان کے مبارک واہم ترین لمحات، اعمالِ صالحہ وتلاوتِ قرآنِ کریم سے مزیّن کرکے، بروزِ قیامت اپنی شفاعت کا سامان کر لینا چاہیے؛ تاکہ جنّت کے اعلیٰ درجات اور عظیم ترین نعمتیں ہمارا مقدّر ہوں، ربِ حنّان ومنّان کی رِضا وخوشنودی حاصل ہو، نیز قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کی آیات میں غور وفکر، اس کے مَعانی سمجھنے کی کوشش، اور اس کے اَحکام ونصیحتوں سے اِستفادہ بھی کریں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَة، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَار، فَشَفِّعْنِي فِيه، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيه» "روزہ اور قرآنِ کریم بروزِ قیامت بندے کے لیے شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے ربِ کریم! میں نے تیرے بندے کو دن میں کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما! قرآنِ کریم کہے گا: میں نے اسے رات میں سونے

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب التطوّع، باب قِيَامِ اللَّيْلِ، ر: ۱۳۰۷، صـ۱۹٦.

سے باز رکھا، میری شَفاعت اس کے حق میں قبول فرما" حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «فَيُشَفَّعَانِ»(١) "دونوں کی شَفاعت قبول کی جائے گی"۔

رمضان کریم سَخاوت وراہِ خدا میں خرچ کرکے، خیر وبھلائی حاصل کرنے کا بہترین مَوسم ہے، دینِ اسلام نے خاص طَور پر ہمیں رمضان المبارک میں اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے؛ کیونکہ اس ماہِ مبارک میں صدَقات وخیرات کا اجر وثواب بھی زیادہ کردیا جاتا ہے، برکات کثیر ہوتی ہیں، ربِ کریم کے خزانوں سے رَحمتوں کی خاص بارش ہوتی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ أَجْوَدَ النَّاس، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ الله ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ»(٢) "رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ جَواد وسَخی ہیں، آپ ﷺ کی سَخاوت سب سے زیادہ رمضان شریف میں ہوا کرتی، جب حضرتِ سیّدنا جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، اور وہ رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرکے قرآنِ کریم کا دَور کیا کرتے تھے، اُس وقت آپ ﷺ تیز ہَوا سے بھی زیادہ خیرات فرمایا کرتے"۔

اس ماہِ مبارک میں مستحقین کی مدد کرکے اُن کی ضروریات پوری کی جائیں، ان کے رنج وغم دُور کرنے کی کوشش بھی جائے، اس شخص کے لیے کامیابی ہے جس نے رمضان میں

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ر: ٦٦٣٧، ٢/ ٥٨٦.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ٦، صـ٢.

روزے، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ، اپنے مال سے صدقہ وخیرات کرکے فقیروں، مسکینوں اور ضرورتمندوں کی حاجت رَوائی کی، یقیناً سَخاوت اعمالِ صالحہ میں سے ایک نہایت اَہم عمل ہے، جہاں رمضان المبارک میں دیگر اعمالِ صالحہ پر بہت زیادہ اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے، وہیں کسی مسلمان روزہ دار کو اِفطار کرانا بھی بہت عمدہ وافضل نیکی ہے، حضرت سیّدنا زَید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ فَطَّرَ صَائِماً، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئاً»(۱) "جو کسی روزہ دار کو اِفطار کرائے، اُسے بھی روزہ دار کی طرح اجر وثواب دیا جاتا ہے، اور روزہ دار کے اجر وثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی"، لہٰذا ہمیں بھی رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی کوشش کرنی ہے۔

روزہ کے اَحکام وآداب

میرے بزرگو ودوستو! حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَا عَجَّلَ النَّاسُ الفِطرَ؛ لِأَنَّ اليَهُودَ وَالنَّصَارى يُؤَخِّرُوْن»(۲) "جب تک لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے، دِین ہمیشہ غالب رہے گا؛ کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر سے اِفطار کرتے ہیں"، روزہ اِفطار کرنے میں جلدی سے مراد وقت سے پہلے اِفطار کرنا ہرگز نہیں، بلکہ وقت ہوجانے پر جلدی

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب الصوم، ر: ۸۰۷، صـ۲۰۱، ۲۰۲.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الصيام، ر: ۲۳۵۳، صـ۳۴۲.

کرنا مقصود ہے، یعنی سورج غروب ہوجانے کے بعد اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آسمان پر ستارے ظاہر ہوجائیں۔

محترم بھائیو! حضرتِ سیّدنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يُفطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قبلَ أَن يُصلِّيَ، فَإِن لَم تَكُن رُطَبَاتٌ فَعلَى تَمَرَاتٍ، فَإِن لَم تَكُن، حَسَا حَسَوَاتٍ مِن مَاءٍ»[1] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چُھواروں یا کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، اگر وہ بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے"۔

جب روزہ اِفطار کرنے کے بعد یہ دعا کریں؛ کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے: «اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفطَرتُ»[2] "اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا، اور تیرے ہی رِزق سے اِفطار کیا"۔

حضراتِ گرامی قدر! غُسل کرنے، تیل، سُرمہ، خوشبو لگانے، کنگھی اور مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ اعمال جیسے عام دنوں میں جائز ہیں، وَیسے ہی روزے کی حالت میں بھی جائز ہیں، حالتِ روزہ میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال نہ کیا جائے؛ کیونکہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے باریک ذرّات حلق میں اُتر جاتے ہیں، اسی طرح پانی یا دیگر چیزیں بھی حلق سے اُتر جانے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، لہٰذا روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کیا جائے، ہاں اگر خود بخود قے آجائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ جان بُوجھ کر قے نہ کی ہو، کہ

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الصيام، باب مَا يفطر عليه، ر: ٢٣٥٦، صـ٣٤٣.

(٢) المرجع السابق، باب القول عند الإفطار، ر: ٢٣٥٨، صـ٣٤٣.

حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ ذَرَعَهُ القَيءُ فَلَيسَ عَلَيهِ قَضَاء، وَمَنِ استَقَاءَ عَمداً فَلیَقْضِ»[1] "جسے روزے کی حالت میں بے اختیار قے آجائے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا، لہذا اس پر قضا بھی نہیں، اور جو جان بُوجھ کر قے کرے اُس پر قضا لازم ہے"۔

اے اللہ! ہمیں رمضان شریف کی قدر کرنے، تعلیماتِ اسلامیہ کے مطابق روزے رکھنے، تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرنے، اس ماہِ مقدّس کے فیوض وبرکات سے اچھی طرح مستفیض ہونے، اور نیک اعمال پر ہمیشگی اختیار کرنے کی توفیق، ہمت اور جذبہ عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب الصيام، ر: ۷۲۰، صـ۱۸۲.

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.